ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Faculty of Arabic and Islamic Studies — Department of Hadith & Seerah

Course Name:	حدیث شریف / (Hadith Studies) حدیث
Course Code:	0473
Level / Program:	ADC / BA / BS / B.Ed
Semester:	Autumn 2026
Assignment No:	Assignment No. 2

IMPORTANT NOTE: Please submit your assignments to your allocated tutor before the last date: 20-02-2027.

★OUR SERVICES & COMMUNITY LINKS ★

Join WhatsApp Group: Click Here to Join Group

Follow WhatsApp Channel: Click Here to Follow Channel

Website: mrpakistani.com | WhatsApp Contact: 03036940016

سوال نمبر 1: نجاست سے کیا مراد ہے؟ حدیث کی روشنی میں نجاست سے پاک ہونے کے مختلف طریقے تحریر کریں۔

جواب سوال نمبر:1

.1 نجاست کا مفہوم و تعریف:

نجاست کے لغوی معنی ناپاکی اور گندگی کے ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ میں نجاست سے مراد وہ تمام ظاہری اور باطنی آلودگیاں ہیں جو انسان کے جسم، کپڑے یا جگہ کو ناپاک کر دیں اور جن کی موجودگی میں نماز اور دیگر عبادات درست نہ ہوں۔

نجاست کی دو بنیادی اقسام ہیں:

الف (نجاستِ حسیہ) نجاستِ عینیہ: وہ نجاست جو ظاہری طور پر دکھائی دے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ۔ اس کی آگے دو قسمیں ہیں: نجاستِ غلیظ (سخت ناپاکی) اور نجاستِ خفیفہ (ہلکی ناپاکی)۔

ب (نجاستِ حکمیہ: وہ ناپاکی جو ظاہری طور پر نظر نہ آئے لیکن شریعت نے اسے ناپاکی قرار دیا ہو جیسے بے وضو ہونا (حدثِ اصغر) یا غسل کی حاجت ہونا (حدثِ اکبر)۔

.2 نجاست سے پاک ہونے کے طرق (احادیث کی روشنی میں)

شریعتِ اسلامیہ نے نجاست سے پاکیزگی کے مختلف، آسان اور فطری طریقے بیان فرمائے ہیں:

شمار	طریقہ پاکیزگی	موردِ استعمال	حدیث مبارکہ کا ثبوت و حوالہ
1	پانی سے دھونا	جسم، کپڑے اور جگہ کی ناپاکی	عام نجاستوں کے لیے پانی اصل مطہر ہے
2	مٹی سے رگڑنا/صاف کرنا	جوتوں اور زائل ہونے والی چیزوں کے لیے	«فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ»
3	دباغت(Tanning)	مردار کی کھال کو پاک کرنا	«أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ»
4	سات بار دھونا اور مٹی سے مانجھنا	کتے کے برتن چاٹنے کی ناپاکی	«طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ ...أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ»
5	استحالہ	نجاست کا اپنی ماہیت بدل لینا	شراب کا خودبخود سرکہ بن جانا
6	خشک ہونا	زمین پر نجاست لگ کر خشک ہو جانا	دھوپ اور ہوا سے زمین کا پاک ہونا

Free Download All Solved Assignments & Guess Paper from mrpakistani.com website

سوال نمبر :2 تیمم کے احکام احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

جواب:

1. تیمم کا مفہوم اور مشروعیت:

تیمم کے لغوی معنیٰ 'قصد اور ارادہ کرنے' کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں پانی کی عدم دستیابی یا استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ یہ امتِ محمدیہ ﷺ کی خاص خصوصیات میں سے ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا» :وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا) « صحیح البخاری(۔ یعنی تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزگی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔

2. تیمم کے اسباب:

مندرجہ ذیل حالات میں وضو یا غسل کی جگہ تیمم جائز ہے:

1. **پانی کا نہ ملنا:** جب ایک میل کے فاصلے تک پانی کا نام و نشان نہ ہو۔

2. **بیماری یا معذوری:** بیماری کے بڑھنے یا تاخیر سے شفایاب ہونے کا خوف ہو۔

3. **شدید سردی کا خوف:** پانی اتنا شدید ٹھنڈا ہو کہ استعمال سے موت یا بیماری کا قوی اندیشہ ہو) جیسے حضرت عمرو بن العاصؓ کا واقعہ غزوۂ ذات السلاسل(۔

4. **پانی کی قلت:** پانی صرف پینے کے لیے بچا ہو اور وضو کرنے سے پیاس کا خطرہ ہو۔

3. تیمم کا طریقہ:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا» :إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هَكَذَا « پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، ان میں پھونک ماری، پھر ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح فرمایا (صحیح البخاری و صحیح مسلم)۔

سوال نمبر :3 اوقات نماز کی تحدید احادیث کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب سوال نمبر:3

1. اوقاتِ نماز کا لزوم:

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں ، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر03036940016 :

Free Download All Solved Assignments & Guess Paper from mrpakistani.com website

قرآن مجید کا ارشاد ہے» :إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا) «النساء(103 :۔ یعنی بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے۔ ان اوقات کی تفصیلی نشاندہی احادیثِ مبارکہ میں کی گئی ہے۔

2.حدیثِ امامتِ جبرائیل علیہ السلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو بار میری امامت کی اور پانچوں نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات کی حد بندی کر کے فرمایا:اے محمد !ﷺ یہی آپ سے پہلے تمام انبیاء کا وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان کا وقت آپ کے لیے نماز کا وقت ہے (سنن ابی داؤد والترمذی)۔

3.پانچوں نمازوں کے اوقات کا تفصیلی جدول:

نماز	ابتدائی وقت	آخری وقت	مستحب و افضل وقت
فجر	طلوعِ فجر صادق	طلوعِ آفتاب سے پہلے	اسفار
ظہر	زوالِ آفتاب	سایہ ایک یا دو مثل ہونے تک	گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے، سردیوں میں اول وقت
عصر	ظہر کا وقت ختم ہونے پر	غروبِ آفتاب	تغیرِ شمس سے پہلے اول وقت
مغرب	غروبِ آفتاب کے فوراً بعد	شفقِ احمر	تعجیل
عشاء	شفقِ احمر غائب ہونے پر	طلوعِ فجر	تہائی رات (ثلثِ لیل)

سوال نمبر :4 حدیث کی روشنی میں مسجد کے آداب تفصیلاً لکھیں۔

جواب سوال نمبر:4

1.مسجد کی عظمت اور اہمیت:

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور کرۂ ارض پر محبوب ترین مقامات ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا» :أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا «(صحیح مسلم)۔ یعنی اللہ کو سب سے محبوب جگہ مساجد ہیں۔

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں ، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر03036940016 :

Free Download All Solved Assignments & Guess Paper from mrpakistani.com website

2.مسجد کے بنیادی:

1.وقار اور سکون سے چلنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد آتے وقت باوقار انداز میں قدم اٹھائے، تیز نہ بھاگے۔

2.پاکیزگی اور خوشبو: پاکیزہ لباس، خوشبو کا اہتمام کرنا۔ کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد آنے سے منع فرمایا تاکہ دیگر نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف نہ ہو۔

3.داخل ہونے کی دعا: مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں قدم پہلے رکھے اور یہ دعا پڑھے» :اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ«۔

4.تحیۃ المسجد: نبی کریم ﷺ نے فرمایا» :إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ «(صحیح البخاری)۔ یعنی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

5.ممنوعہ امور سے پرہیز: مسجد میں خرید و فروخت کرنے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے، اور بلا ضرورت شور مچانے سے سختی سے منع فرمایا گیا۔

6.نکلنے کے آداب: مسجد سے نکلتے وقت بایاں قدم پہلے نکالے اور دعا پڑھے» :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ«۔

سوال نمبر 5: حدیث کی روشنی میں نماز میں قرأت پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

1.قرأتِ قرآن کی فرضیت و اہمیت:

نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا نماز کا بنیادی رکن ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے» :فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ «(المزمل: 20)۔

2.سورۃ الفاتحہ کا لزوم:

حدیث مبارکہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

»لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ «(صحیح البخاری و صحیح مسلم)۔ ترجمہ :اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی۔

3.مختلف نمازوں میں قرأت کی مقدار(سنت نبوی ﷺ):

نبی کریم ﷺ نمازوں کی نوعیت کے مطابق قرأت فرماتے تھے:

1.نمازِ فجر: فجر کی نماز میں طوالِ مفصل (سورۃ الحجرات سے سورۃ البروج تک) کی طویل سورتیں پڑھتے تھے۔

2.ظہر و عصر و عشاء: ظہر، عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل (سورۃ الطارق سے سورۃ اللیل تک)۔

3.نمازِ مغرب: قصارِ مفصل (سورۃ الضحیٰ سے سورۃ الناس تک)، اگرچہ کبھی طویل سورتیں بھی پڑھیں۔

4.سرّی اور جہری نمازیں:

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں ، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر03036940016 :

Free Download All Solved Assignments & Guess Paper from mrpakistani.com website

فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہری) بلند آواز سے (قرأت سنت ہے، جبکہ ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں اور مغرب وعشاء کی آخری رکعتوں میں سرّی (آہستہ) قرأت کرنا سنت ہے۔

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں ، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر03036940016 :